حوالہ نمبر: 18135/44	فتویٰ نمبر: 79044/62	سائل: سعد	مجیب: سید حکیم شاہ
مفتی: آفتاب احمد	مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی: سعید حسن
کتاب: جائز اور ناجائز امور کا بیان	باب: متفرق جائز اور ناجائز امور کا بیان		تاریخ: 12-01-2023

انسانی اعضاء کی پیوند کاری

اعضاء جیسے آنکھ، گردے جگر وغیرہ کی پیوند کاری جائز ہے یا نہیں؟ نیز کافر کے اعضاء لگانا یا کافر کے لیے کسی عضو کی وصیت کرنا یا دینا جائز ہے، نیز کسی مسلمان کے لیے عضو کی وصیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب باسم ملہم الصواب

اعضاءِ انسانی کی پیوند کاری کے مسئلے میں علماءِ کرام اور اہلِ فتویٰ حضرات کا اختلاف ہے، ہندوستان اور پاکستان کے بیشتر علماءِ کرام نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے جبکہ ہندوستان اور عرب ممالک کے کئی علماء نے اس کی مشروط اجازت دی ہے، ہر فریق کے پاس اپنے اپنے دلائل ہیں لہذا کسی ایک قول کی قطعیت کا قول نہیں کیا جاسکتا، لہذا جس شخص کو اس مسئلے میں ابتلاء ہو، اس کا ان میں سے جن علماء کرام پر اعتماد ہو اور وہ ان کے قول پر عمل کرے تو اس کے لیے اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، پھر جواز والے قول پر عمل کرنے کی صورت میں احتیاطاً استغفار اور کچھ صدقہ وخیرات بھی کرلے، کیونکہ اس میں علماء کا اختلاف ہے اور اولی عدمِ جواز ہے ،اس لیے کہ اعضاء عطیہ کرنے کے لیے انسانی اعضاء میں قطع وبرید کرنی پڑتی ہے جو کہ انسانی جان کی توہین ہے جبکہ دوسری طرف مریض کا اس سے استفادہ کرنا بھی کوئی یقینی بات نہیں، اعضاء عطیہ کرنے اور لینے کے حوالے سے مسلم اور کافر کے درمیان کوئی فرق نہیں۔

جن حضرات نے انسانی اعضاء کی پیوند کاری کی اجازت دی ہے انہوں نے مطلقاً اُس کی اجازت نہیں دی بلکہ ان کے ہاں اس کے لیے کچھ شرائط اور ضوابط ہیں، اور وہ دو قسم کی ہیں، پہلی قسم زندہ انسان سے دوسرے زندہ انسان کی طرف عضو منتقل کرنے سے متعلق ہیں، جبکہ دوسری قسم کا تعلق میت سے زندہ انسان کی طرف عضو منتقل کرنے سے ہے۔

<u>پہلی قسم کی شرائط:</u>

۱۔ سخت ضرورت ہو کہ پیوند کاری کے بغیر اس کی زندگی بچانے کی امید نہ ہو یا عضو یا جسم کا کوئی اساسی وظیفہ ضائع ہونے کا خطرہ ہو یا مرض کی وجہ سے مریض غیر معمولی تکلیف اور حرج شدید میں مبتلا ہو۔ اور یہ بات کوئی ماہر عادل ڈاکٹر کہے اور جس سے عضو لیا جائے وہ عاقل، بالغ ہو اور اپنے اختیار سے عضو دے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

۲۔ عضو جس سے منتقل ہونا ہے اس کو کلی یا جزوی طور پر کوئی ایسا ضرر لاحق نہ ہو کہ جس کی وجہ سے اسے فی الحال اپنے معمولاتِ زندگی بجالانے میں مشکل کا سامنا کرنا پڑے یا ماہر دیانتدار ڈاکٹر کی رائے کے مطابق آئندہ کے لیے اس کا یقین یا غالب اندیشہ ہو۔

۳۔ عضو کی کوئی قیمت وصول نہ کی جائے، کیونکہ انسانی اعضاء کی خرید اور فروخت ناجائز ہے۔

۴۔ کم از کم تین ایسے ماہر اور صالح ڈاکٹروں کی کمیٹی تشکیل دی جائے جن کو اس عمل سے کوئی فائدہ نہ ہو، وہ پہلے رپورٹ تیار کریں اور اور پھر یہ رپورٹ طرفین کو پیش کریں اور ان سے اجازت حاصل کریں۔

۵۔ عضو منتقل کرنا نسب میں خلل کا باعث نہ ہو، جیسے کہ اعضاءِ تناسل کے انتقال میں ہوتا ہے۔

دوسری قسم کی شرائط:

۱۔ جس سے عضو لیا جانا ہے اس کی موت یقینی طور پر ہو چکی ہو اور تین ماہر عادل ڈاکٹر اس کی تصدیق کریں۔

۲۔ سخت ضرورت ہو کہ مریض کی حالت مسلسل سخت خراب چلی آ رہی ہو اور پیوندکاری کے بغیر اس کی زندگی بچانے کی امید نہ ہو۔

۳۔ جس میت سے عضو لیا جانا ہو اس نے خود زندگی میں بہوش وحواس، بغیر کسی جبر واکراہ کے اس کی وصیت کی ہو اور عضو کا انتقال اس طریقے سے کیا جائے کہ اس میں توہین نہ ہو۔

۴۔ عضو منتقل کرنا نسب میں خلل کا باعث نہ ہو، جیسے کہ اعضاءِ تناسل کے انتقال میں ہوتا ہے۔

۵۔ پیوندکاری کا یہ عمل کسی ہسپتال میں ماہرِ فن اور حکومت کی طرف سے مجاز ڈاکٹروں کی نگرانی میں بغیر کسی عوض کے انجام پائے۔(تبویب دارالافتاء جامعۃ الرشید، حوالہ نمبر 17759/44)

بعض أدلة المحرمين:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنَاهُمْ مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا [الإسراء/70]

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ [التين/4]

وفی الفتاوی الهندية-(ج 21/ص 199)

ولا يجوز بيع شعر الخنزير ويجوز الانتفاع به للخرازين ولا يجوز بيع شعور الإنسان ولا يجوز الانتفاع بها وهو الصحيح كذا في الجامع الصغير.

وفی الهداية مع الفتح (ج 15/ص 74)

(ولا يجوز بيع شعور الإنسان ولا الانتفاع بها) لأن الآدمي مكرم لا مبتذل فلا يجوز أن يكون شيء من أجزائه مهانا ومبتذلا وقد قال: عليه الصلاة والسلام {لعن الله الواصلة والمستوصلة} الحديث، وإنما يرخص فيما يتخذ من الوبر فيزيد في قرون النساء وذوائبهن.

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

فتح القدير - (ج 15/ص 74)

(قوله ولا يجوز بيع شعر الإنسان) مع قولنا بطهارته (والانتفاع به؛ لأن الآدمي مكرم غير مبتذل فلا يجوز أن يكون شيء من أجزائه مهانا ومبتذلا) وفي بيعه إهانة، وكذا في امتهانه بالانتفاع، وقد قال صلى الله عليه وسلم فيما ثبت عنه في الصحيحين { لعن الله الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة }، فالواصلة هي التي تصل الشعر بشعر النساء، والمستوصلة المعمول بها بإذنها ورضاها، وهذا اللعن للانتفاع بما لا يحل الانتفاع به؛ ألا ترى أنه رخص في اتخاذ القراميل وهو ما يتخذ من الوبر ليزيد في قرون النساء للتكثير، فظهر أن اللعن ليس للتكثير مع عدم الكثرة وإلا لمنع القراميل، ولا شك أن الزينة حلال، قال الله تعالى { قل من حرم زينة الله التي أخرج لعباده } فلولا لزوم الإهانة بالاستعمال لحل وصلها بشعور النساء أيضا.

الفتاوى الهندية - (ج 43/ص 469)

الانتفاع بأجزاء الآدمي لم يجز قيل للنجاسة وقيل للكرامة هو الصحيح كذا في جواهر الأخلاطي.

الفتاوى الهندية - (ج 43/ص 261)

مضطر لم يجد ميتة وخاف الهلاك فقال له رجل اقطع يدي وكلها أو قال اقطع مني قطعة وكلها لا يسعه أن يفعل ذلك، ولا يصح أمره به كما لا يسع للمضطر أن يقطع قطعة من نفسه فيأكل، كذا في فتاوى قاضي خان.

شرح السير الكبير - (ج 2/ص 91)

والآدمي محترم بعد موته على ما كان عليه في حياته فكما يحرم التداوي بشيء من الآدمي الحي إكراما له فكذلك لا يجوز التداوي بعظم الميت قال صلى الله عليه وسلم: "كسر عظم الميت ككسر عظم الحي"

فتح القدير - (ج 3/ص 431)

حرمة المسلم ميتا كحرمته حيا.

<u>بعض أدلة المجوزين:</u>

فتح القدير - (ج 15/ص 71)

قال (ولا يجوز بيع شعر الخنزير) لأنه نجس العين فلا يجوز بيعه إهانة له، ويجوز الانتفاع به للخرز للضرورة فإن ذلك العمل لا يتأتى بدونه، ويوجد مباح الأصل فلا ضرورة إلى البيع.

الفتاوى الهندية - (ج 43/ص 484)

يجوز للعليل شرب الدم والبول وأكل الميتة للتداوي إذا أخبره طبيب مسلم أن شفاءه فيه ولم يجد من المباح ما يقوم مقامه وإن قال الطبيب يتعجل شفاؤك فيه وجهان.

الفقه الإسلامي وأدلته - (ج 4/ص 161)

عند الجمهور نقل بعض أعضاء الإنسان لآخر كالقلب والعين والكُلية إذا تأكد الطبيب المسلم الثقة العدل موت المنقول عنه؛ لأن الحي أفضل من الميت، وتوفير البصر أو الحياة لإنسان نعمة عظمى مطلوبة شرعاً. وإنقاذ الحياة من مرض عضال أو نقص خطير أمر جائز للضرورة، والضرورات تبيح

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

المحظورات، ولكن لا يقبل بيع هذه الأعضاء بحال، كما لا يجوز بيع الدم، وإنما يجوز التبرع بدفع عوض مالي على سبيل الهبة أو المكافأة عند نقل العضو أو التبرع بالدم في حالة التعرض لهلاك أو ضرر بالغ. فإن تحتم دفع العوض ولا يوجد متبرع من الأقارب أو غيرهم، جاز للدافع الدفع للضرورة.

رأي الشيخ وهبه الزحيلي:

يترجح لي قول المجيزين، عملاً بأصول الضرورة أو الحاجة العامة المتعينة، والقاعدة المتقدمة تقول: "الضرورات تبيح المحظورات"؛ لأن إنقاذ حياة إنسان أولى وأفضل من تركه معرضاً للموت أو فقد البصر، مثل نقل قرنية العين أو إحدى الرئتين عند الإشراف على الموت أو حالة إهدار الدم، أو التأكد من القصاص من الجاني القاتل عمداً، أو نقل الكلية من الحي إلى آخر هو بأشد الحاجة لإنقاذه من الموت.

وفى قرارات وتوصيات مجمع الفقه الإسلامي 1-174-(ج1/ص37):

يجوز نقل عضو من ميت إلى حي تتوقف حياته على ذلك العضو، أو تتوقف سلامة وظيفة أساسية فيه على ذلك. بشرط أن يأذن الميت قبل موته أو ورثته بعد موته، أو بشرط موافقة ولي أمر المسلمين إن كان المتوفى مجهول الهوية أو لا ورثة له۔

وفى قرارات وتوصيات مجمع الفقه الإسلامي 1-174-(ج1/ص37):

ثالثاً: تجوز الاستفادة من جزء من العضو الذي استؤصل من الجسم لعلة مرضية لشخص آخر، كأخذ قرنية العين لإنسان ما عند استئصال العين لعلة مرضية.

وفى فتاوى دار العلوم كراتشي:

صورت مسئولہ اعضاء انسانی کی پیوند کاری کے متعلق ہے، اور اعضاء انسانی کی پیوند کاری کے مسئلے میں علماء کرام اور اہل فتویٰ حضرات کا اختلاف ہے، ہندوستان اور پاکستان کے اکثر علماء کرام نے اس کو ناجائز قرار دیا ہے جبکہ ہندوستان اور عرب ممالک کے کئی علماء نے اس کی مشروط اجازت دی ہے، لہذا جس شخص کو اس مسئلے میں ابتلاء ہو، اس کا ان میں سے جن علماء کرام پر اعتماد ہو اور وہ ان کے قول پر عمل کرے تو اس کے لیے اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، پھر جواز والے قول پر عمل کرنے کی صورت میں احتیاطاً استغفار اور کچھ صدقہ و خیرات بھی کرلے

(مأخذۂ: التبویب ۸۷/۲۰، ۱۱/۳۱۱ ۷)

وفیہ ایضاً:

الضروریات تبیح المحذورات اور اهون البلیتین کے فقہی قاعدہ کے تحت شدید مجبوری کے وقت کسی دوسرے شخص کا عضو لگانے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے، بشرطیکہ اس دوسرے شخص کی زندگی اور صحت کو خطرہ لاحق نہ ہو۔ دراصل اس مسئلہ میں حضرات علماء کرام کا اختلاف ہے، بعض حضرات شدید مجبوری میں بھی ناجائز کہتے ہیں لیکن ہماری رائے شدید مجبوری کی حالت میں یہ ہوئی ہے جو اوپر لکھی گئی، احتیاطاً استغفار اور کچھ صدقہ خیرات بھی کر دیں۔

(التبویب 88/106)

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

وفی فتاوی حقانیه (۲/۳۹۷):
تاہم متاخرین فقہاء نے حالتِ اضطرار شدیدہ کے وقت مرخص قرار دیا ہے۔
وفی فتاوی بنوریه علی الشبکة:
تاہم اگر ضرورتِ شدیدہ ہو اور کوئی دیندار اور ماہر معالج گردہ وغیرہ کی تبدیلی کی صورت میں مریض کی جان بچانے کی تجویز دیدے ایسے مجبوری کے عالم میں چونکہ بعض متاخرین علماء سے اس تبدیلی کی گنجائش منقول ہے اس لیے اگر کوئی مریض مجبوراً ان علماء کی رائے کے مطابق عمل کرے تو امید ہے کہ اس کا یہ عمل انشاءاللہ موجب ملامت نہ بنے گا۔
وفی قرار المجمع الفقه الاسلامی بهند:

۴۔اگر کوئی مریض ایسی حالت میں پہنچ جائے کہ اس کا کوئی عضو اس طرح بیکار ہو کر رہ گیا ہے کہ اس عضو کی جگہ کسی دوسرے انسان کا عضو اس کے جسم میں پیوند نہ کیا جائے تو قوی خطرہ ہے کہ اس کی جان چلی جائے گی اور سوائے انسانی عضو کے کوئی دوسرا متبادل اس کمی کو پورا نہیں کرسکتا اور ماہر قابل اعتماد اطباء کو یقین ہے کہ سوائے عضو انسانی کی پیوندکاری کے کوئی راستہ اس کی جان بچانے کا نہیں ہے، اور عضو انسانی کی پیوندکاری کی صورت میں ماہر اطباء کا ظن غالب ہے کہ اس کی جان بچ جائے گی اور متبادل عضو انسانی اس مریض کے لئے فراہم ہے تو ایسی ضرورت، مجبوری اور بے کسی کے عالم میں عضو انسانی کا پیوندکاری کراکر اپنی جان بچانے کی تدبیر کرنا مریض کے لئے مباح ہو گا۔

۵۔ اگر کوئی تندرست شخص ماہر اطباء کی رائے کی روشنی میں اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اگر اس کے دو گردوں میں سے ایک گردہ نکال لیا جائے تو بظاہر اس کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور وہ اپنے رشتہ دار مریض کو اس حال میں دیکھتا ہے کہ اس کا خراب گردہ اگر نہیں بدلا گیا تو بظاہر حال اس کی موت یقینی ہے اور اس کا کوئی متبادل موجود نہیں ہے تو ایسی حالت میں اس کے لئے جائز ہو گا کہ وہ بلاقیمت اپنا ایک گردہ اس مریض کو دے کر اس کی جان بچالے۔

۶۔ اگر کسی شخص نے ہدایت کی کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے اعضاء پیوندکاری کے لئے استعمال کئے جائیں، جسے عرف عام میں وصیت کہا جاتا ہے، از رُوئے شرع اسے اصطلاحی طور پر وصیت نہیں کہا جاسکتا اور ایسی وصیت اور خواہش شرعاً معتبر نہیں۔ (فقہی فیصلے ، اسلامی فقہ اکیڈمی انڈیا)

وقال الشیخ ابن باز رحمه الله علی موقعه الرسمی علی الشبکة:

هذا موضوع عرض في مجلس هيئة كبار العلماء، وهو نقل عضو من ميت إلى حي لحاجة الحي إليه، واختلف

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

فيه المجلس، منهم من رأى جوازه، ومنهم من رأى التوقف في ذلك، ومن رأى جوازه قيده بالقيود، وهو أن ينقل العضو إلى مسلم حى من الميت بشرط: أن يسمح به الميت في حال حياته، وأن لا يترتب عليه فتنة من الورثة، وأن يقرر الطبيب المختص أنه صالح لهذا الحى، وأنه يرجى نجاح الزراعة، زراعته فيه مثل: الكلية ونحوها.

هذه مسألة خلاف بين أهل العلم في الوقت الحاضر، منهم من أجاز ذلك وقال: إنه لا بأس بالتبرع، إذا تبرع الحى المكلف الرشيد إذا تبرع بكليته أو نحوها المسلم حى ينتفع بذلك، ومنهم من منع ذلك وقال: إن الإنسان لا يملك نفسه، ولا يملك أعضاءه، وليس له التصرف فيها بقطعها وتعاطيها أحدا من الناس، وإنما يتصرف في المال، يعطى ويمنح ما لا يخالف الشرع، أما كونه يتصرف في نفسه بأن يعطى إصبعًا من أصابعه، أو كلية من كلاه أو غير ذلك؛ فليس له ذلك.

وبكل حال فهى مسألة خلاف بين أهل العلم المعاصرين، وأنا عندي فيها التوقف، وبعض أهل العلم أجازها بهذه الشروط؛ أن يقرر الطبيب المختص أنها صالحة لهذا المريض، وأن يكون مسلمًا، وأن يقرر الطبيب نجاح العملية؛ وأن غالب الظن تنجح العملية، وأن يسمح المنقولة من الميت قبل أن يموت في حياته يسمح بذلك، وأن لا يخشى فتنة أيضًا. نعم.

المقدم: لا أثر في الحكم بين كونها تنقل من غير مسلم إلى مسلم؟

الشيخ: هذا أيضًا محل نظر، ومن أجازها أجازها من غير المسلم أيضًا كما ينقل عظمه ودمه ونحو ذلك. نعم.

واللہ وتعالی اعلم بالصواب

سید حکیم شاہ عفی عنہ

دار الافتاء جامعۃ الرشید

1444/6/19ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح
بندہ ... عفی عنہ
۱۴۴۴/۶/۱۹ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح
۱۴۴۴/۶/۱۹ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۴/۶/۲۳ھ

الجواب صحیح
۱۴۴۴/۶/۲۴ھ

دار الافتاء جامعۃ الرشید
فتویٰ نمبر:
رمضان ۱۳۸۳
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE
AL-MUFTI ONLINE